(S_1997_5_54_56)

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 5 ایس سی آر

ریاست گوا اور دیگر

بنام

ہیرا بھائی سوما بھائی ٹنڈل، نانی، دمن

5 نومبر 1997

[جی این رے اور جی بی پٹنائک، جے جے]

غیر ملکی زرمبادلہ کا تحفظ اور اسمگلنگ کی روک تھام ایکٹ :1974 دفعہ 3(1)

اسمگلرز اور غیر ملکی زرمبادلہ میں ہیرا پھیری (جائیداد کی ضبطی) ایکٹ، :1975 دفعہ 7۔

حکم حراست -کی توثیق۔مدعا علیہ کے سوتیلے والد کے خلاف 1974 ایکٹ کی دفعہ 3(1) کے تحت حراست کا حکم جاری کیا گیا-اس کے بعد 1976 ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت مدعا علیہ کی جائیداد ضبط کرنے کا حکم-مدعا علیہ کی طرف سے مناسب طریقے سے ضبط کرنے کا حکم-اس کے بعد مدعا علیہ نے اپنے سوتیلے والد کی حراست کے حکم کو چیلنج نہیں کیا-عدالت عالیہ نے حراست کے حکم کو منسوخ کرتے ہوئے کہا کہ حراست کی بنیاد پوری نہیں کی گئی تھی -ریاست کی طرف سے سپریم کورٹ میں اپیل-حراست کو چیلنج کرنے والی عرضی قابل سماعت نہیں تھی-SAFEMA کے تحت ضبطی کا حکم پاس ہونے کے بعد حراست کے حکم کی جانچ پڑتال نہیں کی جا سکی۔

اٹارنی جنرل آف انڈیا اور دیگران بنام امرت لال پرجیونداس اور دیگران (1994) 5 ایس سی 54، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : فوجداری اپیل نمبر 219 آف 1991۔

بمبئی عدالت عالیہ کے 15.11.89 کے فیصلے اور حکم سے فوجداری ڈبلیو۔ پی۔ نمبر 7 2 آف 1989۔

درخواست گزاروں کے لئے محترمہ اے۔ سبھاشینی۔

مدعا علیہ کے لئے ایس۔ وی۔ دیش پانڈے۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

بمبئی عدالت عالیہ (پنجی بینچ) گوا کی ڈویژن بینچ کی جانب سے فوجداری عرضی درخواست نمبر 27/89 میں 15 نومبر 1989 کو دیے گئے حکم کی صداقت کو اس اپیل میں چیلنج کیا جا رہا ہے۔ 24 جولائی 1975 کو مدعا علیہ کے سوتیلے والد کے خلاف غیر ملکی زرمبادلہ کے تحفظ اور اسمگلنگ کی روک تھام ایکٹ 1974 کی دفعہ 3(1) کے تحت حراست کا حکم جاری کیا گیا۔ یہ تسلیم شدہ موقف ہے کہ ایسے مدعا علیہ کو ایک سال سے زیادہ عرصے تک حراست میں رکھا گیا تھا لیکن دو سال کی مدت ختم ہونے سے پہلے ہی رہا کر دیا گیا تھا۔ 29 اکتوبر 1979ء کو مدعا علیہ کو اسمگلرز اینڈ فارن ایکسچینج منی پولیٹرز (جائیداد کی ضبطی) ایکٹ 1976 کی دفعات کے تحت مدعا علیہ کے سوتیلے والد کی جائیداد ضبط کرنے کا نوٹس جاری کیا گیا۔ اس طرح کے نوٹیفکیشن کے خلاف کوئی چیلنج نہیں کیا گیا تھا اور 19 دسمبر 1985 کو مذکورہ ایکٹ (جسے بعد میں SAFEMA کہا جاتا ہے) کے تحت مجاز اتھارٹی نے SAFEMA کی دفعہ 7 کے تحت حکم جاری کیا جس میں مدعا علیہ کی جائیداد ضبط کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ مدعا علیہ کی جانب سے ایسی ضبطی کو چیلنج کرتے ہوئے کوئی اپیل یا عرضی درخواست دائر نہیں کی گئی تھی۔ واضح رہے کہ ضبطی کے مذکورہ حکم کی تعمیل میں یہ جائیداد اگست 1989 میں نیلامی میں دمن انتظامیہ کو 2,59,256 روپے میں فروخت کی گئی تھی اور مذکورہ جائیداد کا قبضہ مذکورہ دمن انتظامیہ کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ مدعا علیہ نے 17 جولائی 1989 کو گوا بینچ کے سامنے فوجداری عرضی درخواست نمبر 27/89 دائر کی جس میں اس کے سوتیلے والد کی حراست کے حکم کو چیلنج کیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے اس طرح کی عرضی

درخواست پر غور کیا اور حراست کے حکم کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ حراست کی بنیادیں قیدی کو فراہم نہیں کی گئیں۔

محترمہ اے سبھاشنی نے اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے ماہر وکیل نے عرض کیا کہ مذکورہ رٹ پٹیشن کو ہائی کورٹ کو قبول نہیں کرنا چاہیے تھا۔ SAFEMA کے تحت ضبطی کا حکم منظور ہونے کے بعد نظر بندی کے حکم کی جانچ نہیں کی جانی تھی۔ اس طرح کے تنازعہ کی حمایت میں، اس نے اٹارنی جنرل فار انڈیا اور دیگران بنام امرت لال پرجیونداس اور دیگران [1994] 5 SCC 54 میں کیے گئے اس عدالت کے نو ججوں کے بنچ کے فیصلے کا حوالہ دیا ہے۔ فیصلے کا تناسب پیرا میں خلاصہ کیا گیا تھا۔ مذکورہ فیصلے کے 56 اور اس میں واضح طور پر اشارہ کیا گیا ہے۔

"56 (بی) : حراست کا حکم جس پر دفعہ 12-اے لاگو ہوتی ہے اور ساتھ ہی حراست کا حکم جس پر دفعہ 12-اے لاگو نہیں ہوتی ہے، ایسے قیدیوں اور ان کے رشتہ داروں اور ساتھیوں پر SAFEMA لاگو کرنے کی بنیاد کے طور پر کام کر سکتا ہے بشرطیکہ حراست کا ایسا حکم دفعہ 2 (2) کی شق کی کسی ذیلی شق پر اثر انداز نہ ہو۔ اگر ایسے قیدی نے حراست کا حکم نافذ ہونے کے دوران عدالت کے سامنے مذکورہ حراست (یا تو خود یا اپنے اگلے دوست کے ذریعے) پر سوال اٹھانے کا انتخاب نہیں کیا، یا اس پر اپنے حملے میں ناکام رہا ہے تو وہ، یا اس کے رشتہ دار اور ساتھی اس پر حملہ نہیں کر سکتے ہیں یا اس کی صداقت پر سوال نہیں اٹھا سکتے ہیں جب اسے اس پر یا اس کے رشتہ داروں یا ساتھیوں پر SAFEMA لاگو کرنے کی بنیاد بنایا جاتا ہے۔

اس عدالت کے اس طرح کے فیصلے کے پیش نظر مذکورہ عرضی درخواست قابل سماعت نہیں تھی۔ لہٰذا ہم نے اس اپیل کو منظور کرتے ہوئے اس حکم نامے کو کالعدم قرار دے دیا۔

ٹی این اے

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this document